سوال

اگر مسلمان عام غسل کرے اور وضوء نہ کرے تو کیا وہ اسی طرح نماز ادا کرسکتا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

مسلمان شخص کےلیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے پیروی کرتے ہوئے غسل سے قبل وضوء کرنا مستحب ہے

اگر غسل حدث اکبر مثلا جنابت یا حیض اور نفاس سے کیا جائے اور غسل کرنے والا شخص کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کے بعد پورے جسم پر پانی بہاتا ہے تو یہ وضوء کےلیے کافی ہوگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد وضوء نہیں کیا کرتے تھے

اس کی تفصیل آپ کو سوال نمبر (5032) کے جواب میں ملے گی آپ اس کا مطالعہ کریں

لیکن اگر ٹھنڈک کے حصول اور گرمی اور میل کچیل دور کرنے کےلیے غسل کیا جائے تو یہ غسل وضوء کےلیے کافی نہیں ہوگا

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا غسل جنابت وضوء سے کفائت کرجائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

" اگر انسان جنبی ہو اور غسل کرے تو یہ غسل وضوء کےلیے کفائت کرجائے گا، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے :

اور اگر تم جنبی ہو تو طہارت اختیار کرو.

اور غسل کے بعد اسے دوبارہ وضوء کرنا ضروری نہیں، لیکن اگر نواقض وضوء میں سے کوئی چیز حاصل ہو اور غسل کے بعد وضوء ٹوٹ گیا تو اسے دوبارہ وضوء کرنا ہوگا، لیکن اگر وضوء نہیں ٹوٹا تو جنابت کا غسل ہی وضوء سے کفائت کرے گا، چاہے اس نے غسل سے قبل وضوء کیا ہو یا نہ کیا ہو، لیکن کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا خیال رکھنا ہوگا، کیونکہ وضوء اور غسل میں کلی کرنا ضروری ہے " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (180).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا :

کیا غیر مشروع غسل وضوء کےلیے کفائت کرجائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"غیر مشروع غسل وضوء کےلیے کفائت نہیں کرتا، کیونکہ یہ عبادت نہین " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (181).

شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا :

کیا نہانا وضوء سے کفائت کر جا ئیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"اگر تو جنابت کی بنا پر نہایا جائے تو یہ وضوء سے کفائت کرے گا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم جنبی ہو تو طہارت اختیار کرو.

چنانچہ اگر انسان جنبی ہو اور کسی تالاب یا نہر وغیرہ میں غوطہ لگائے اور اس سے جنابت ختم کرنے کی نیت کرتے ہوئے کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے تو اس سے حدث اصغر اور اکبر دونوں ہی دور ہو جائینگے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جنابت کے وقت ہم پر طہارت اختیار کرنی واجب کی ہے، یعنی ہم غسل کرتے ہوئے پورے جسم پر پانی ڈالیں

اگرچہ جنابت کا غسل کرنے والے کےلیے پہلے وضوء کرنا افضل اور بہتر ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شرمگاہ دھونے کے بعد دونوں ہاتھ دھوتے اور پھر نماز کی طرح وضوء فرماتے، پھر اس کے بعد سر پر پانی بہاتے، اور جب جب یہ گمان ہو جاتا کہ ان کی جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین بار پانی بہاتے اور پھر باقی سارا جسم دھوتے تھے

لیکن اگر صفائی یا ٹھنڈک کے حصول کےلیے نہایا جائے تو یہ وضوء سے کفائت نہیں کرے گا؛ کیونکہ یہ عبادت میں شامل نہیں، بلکہ یہ عادی اور عام معاملات میں شامل ہوتا ہے، اگرچہ شریعت اسلامیہ نے صفائی اور نظافت کا حکم دیا ہے، لیکن یہ اس طرح نہیں، بلکہ مطلقا صفائی ہے جو کسی بھی چیز میں صفائی حاصل ہو

بہر حال اگر تو ٹھنڈک یا صفائی کے حصول کےلیے نہایا جائے تو یہ وضوء کےلیے کافی نہیں " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (182).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

68854